52903 ـ تقسيم كرنے كى غرض سے كيسٹيں اور سى ڈيز كاپى كرنا

سوال

ہم دينى كيسٹيں اور سى ڈيز كاپى كر كے تقسيم يا بہت ہى كم ريٹ پر فروخت كرتے ہيں تا كہ تقسيم كا خرچ پور كيا جا سكے، ليكن يہ كيسٹيں محفوظ ہيں، اور اس كا ہدف علم عام كرنا اور تبليغ كرنا ہے.
اسى طرح سى ڈيز بھى جن ميں بعض سى ڈيز ايسى ہوتى ہيں جس كے ليے قسم اٹھائى جاتى ہے كہ يہ اصلى ہيں، علم كو عام كرنے كے ليے اصلى نسخہ حاصل كرنا بہت مشكل اور مہنگا ثابت ہوتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

حقوق تاليف، اور ايجاد، اور پروڈكٹ وغيرہ كے مالى اور معنوي حقوق اس كے مالكوں كے پاس محفوظ ہوتے ہيں، ان حقوق پر زيادتى كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى بغير اجازت انہيں چھونا چاہيے، اس ميں كيسٹيں، كتابيں، اور سى ڈيز بھى شامل ہيں.

اس ميں شيخ بكر بن عبد اللہ ابو زيد حفظہ اللہ كى كلام كو مدنظر ركھنا چاہيے جو انہوں نے حقوق الطبع اور تاليف كے متعلق اپنى كتاب " فقہ النوازل " ميں درج كى ہے.

ديكھيں: فقہ النوازل (2 / 101 ـ 187).

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا مالك كى اجازت كے بغير ميرے ليے كيسٹ كى كاپى كر كے فروخت كرنا جائز ہے، يا پھر اگر اس كا مالك فوت ہو چكا ہو خصوص جس كى يہ كسيٹيں ہوں ؟

اور كيا كوئى كتاب بہت زيادہ تعداد ميں فوٹو كر كے جمع كرنا اور فروخت كرنا جائز ہے ؟

اور كيا اسى طرح كوئى كتاب فروخت كرنے كے ليے نہيں بلكہ اپنے پاس محفوظ ركھنے كے ليے فوٹو كرنا جائز ہے، ان كتابوں پر حقوق الطبع محفوظ كى عبارت لكھى ہو تو كيا مجھے اجازت لينا ہوگى يا نہيں ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" نفع مند كتب اور كيسٹوں كى كاپى كرنا اور اسے فروخت كرنے ميں كوئى مانع نہيں؛ كيونكہ ايسا كرنے ميں علم نشر كرنے اور اسے پھيلانے ميں اعانت ہوتى ہے، ليكن اگر اس كے مالك ايسا كرنے سے منع كرتے ہوں تو پھر ان كى اجازت حاصل كرنا ضرورى ہے " انتہى

ماخوذ از: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (13 / 187).

فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال بھى كيا گيا:

ميں كمپيوٹروں كا كام كرتا ہوں، اور جب سے يہ كام شروع كيا ہے پروگرام كى كاپى كرنى شروع كر دى ہے تا كہ كپيوٹر كا كام كيا جا سكے، اور يہ كاپى اصلى نسخہ خريدے بغير ہى كر ليتا ہوں، يہ علم ميں رہے كہ اس پروگرام اور سوفٹ ويئر پر عبارت لكھى ہوتى ہے كہ اس كى كاپى كرنا ممنوع ہے، اور اسے كاپى كرنے كے حقوق محفوظ ہيں (جو كہ حقوق الطبع محفوظ ہيں) جو بعض كتاب پر لكھى گئى عبارت كے مشابہ عبارت لكھى ہوتى ہے، بعض اوقات اس پروگرام كا مالك مسلمان ہوتا ہے، اور بعض اوقات مسلمان، ميرا سوال يہ ہے كہ كيا اس طريقہ پر اس پروگرام كى كاپى كرنا جائز ہے يا نہيں ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" جس پروگرام كى كاپى كرنے سے مالك نے منع كر ركھا ہو اسے ان كى اجازت كے بغير كاپى كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مسلمان اپنى شروط پر قائم رہتے ہيں "

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان بھى ہے:

" جو كوئى كسى مباح كى طرف سبقت لے جائے تو وہ اس كا زيادہ حقدار ہے "

چاہے اس پروگرام كا مالك مسلمان ہو يا غير حربى كافر؛ كيونكہ غير حربى كافر كا حق بھى اسى طرح قابل احترام ہے جس طرح كہ ايك مسلمان كا حق " انتہى

ماخوذ از: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (13 / 188).

اسى طرح اسلامى فقہ اكيڈمى كى بھى حقوق معنويہ كے متعلق خاص قرار جارى ہوئى ہے جس ميں درج ہے كہ:

" اول:

تجارتی نام، تجارتی ایڈریس، ٹریڈ مارک، تالیف، اور ایجاد، یا ایجاد میں پہل کرنا، یہ سب اس کے مالکوں کے خاص حقوق ہیں، دور حاضر کے عرف عام میں ان کی ایك مالی قیمت اور قدر مقرر ہے جس سے لوگ مالی فائدہ حاصل کرتے ہیں، اور شرعا ان حقوق کو شمار کیا جائیگا، تو ان حقوق پر زیادتی کرنی جائز نہیں.

.....

سوم:

حق تالیف، حق ایجاد یا سبقت لےجانا شرعا محفوظ ہیں، اور اس میں ان کے مالکوں کو ہی تصرف کرنے کا حق حاصل ہے، ان پر کسی اور کو زیادتی کرنے کا حق حاصل نہیں " ا نتہی مختصرا.

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ کیسٹوں اور سی ڈیز کے مالکوں اور اسے تیار کرنے والوں نے اس کی تیاری میں محنت کرتے ہوئے اپنا مال اور وقت بھی صرف کیا ہے، اور شریعت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو انہیں اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے نفع کو حاصل کرنے سے روکتی ہو، اس طرح ان کے حقوق پر زیادتی کرنے والا شخص ان پر ظلم کریگا اور ان کا مال ناحق طریقہ سے کھانے والوں میں شامل ہوگا.

پھر اگر ان حقوق پر زیادتی کرنا مباح کر دیا جائے تو یہ کمپنیاں اپنی پروڈکٹ، اور ایجاد، اور آگے بڑھنے میں ناکامی کا سامنا کرینگی، کیونکہ انہیں ان کا پھل نہیں ملےگا، بلکہ بعض اوقات ایسا وقت بھی آسکتا ہے کہ ان کے پاس اپنے ملازمین کو تنخواہ دینے کے لیے بھی کچھ نہ رہے، اور بلاشك اس عمل کا رك جانا لوگوں کو بہت ساری خیر سے روك دیگا، تو اس لیے یہ مناسب ہے کہ اہل علم ان حقوق پر زیادتی کرنے کی حرمت کا فتوی دیں.

یہ تو اس کے اصل کے اعتبار سے حکم تھا، لیکن بعض اوقات ایسے حالات پیش آ سکتے ہیں جن میں مالك کی اجازت کے بغیر ہی کاپی اور فوٹو کرنا جائز ہو جاتا ہے، اور یہ دو حالتوں میں ہے:

1 ـ جب مارکیٹ میں نہ ہو، اور ضرورت کی بنا پر کاپی کی جائے، اور خیراتی تقسیم کے لیے ہو اور فروخت کر کے اس سے کچھ بھی نفع نہ حاصل کیا جائے.

2 ـ جب اس کی ضرورت بہت شدید ہو، اور اس کے مالك بہت زیادہ قیمت وصول کریں، اور انہوں نے اپنے اس پروگرام پر خرچ آنے والی رقم ایك مناسب نفع کے ساتھ وصول کر لی ہو، یہ سب تجربہ کار لوگ جانتے ہیں، تو اس وقت جب مسلمانوں کی مصلحت اس سے معلق ہو تو اسے کاپی کرنا جائز ہے، تا کہ نقصان کو دور کیا جا سکے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے ذاتی مفاد کے لیے فروخت نہ کیا جائے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

آپ کے لیے اس سلسلے میں اسے تیار کرنے والی بعض کمپنیوں کے ساتھ رابطہ کرنا ممکن ہے، اور آپ انہیں یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا ہدف خیراتی طور پر تقسیم کرنا ہے، تا کہ وہ آپ کو کاپی کرنے کی اجازت دے دیں، یا پھر آپ کو کمر اور مناسب ریٹ پر فروخت کریں.

واللہ اعلم .